419

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ - عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ للعہ
ششماہی ہمر
سہ ماہی سے ۱۲

THE DAILY
ALFAZL. QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت لائف ممبری بیرون ہند

نمبر ۱۴۷	مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء	یوم یکشنبہ	مورخہ ۵ شوال ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸- دسمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلِ خدا اچھی ہے۔

۱۶ دسمبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے رقیہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد علی صاحب مرحوم سے خلیفہ عبد الرحمٰن صدیقی پسر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کا ایک ہزار روپیہ مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا۔

آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب

ہاکی ٹورنامنٹ قادیان کے انعامات تقسیم فرمائیں گے

معلوم ہوا ہے۔ کہ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ریلویز اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا نے ازراہ مہربانی ٹورنامنٹ کے اختتام پر انعامات تقسیم کرنا منظور فرمالیا ہے۔ جلسہ تقسیم انعامات ۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء کو ۵ بجے شام فائنل میچ کے معاً بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ہاکی گراؤنڈ میں منعقد کیا جائیگا نیز امید کی جاتی ہے۔ کہ آنریبل موصوف فائینل میچ کے دوران میں تشریف لے آئیں گے۔ اور میچ ملاحظہ فرمائیں گے۔

آج ۱۸ دسمبر ۳ بجے کریسنٹ کلب قادیان اور ہندو یوتھ کلب قادیان کے درمیان دلچسپ مقابلہ ہوا کریسنٹ کلب چار گول سے جیت گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ امر کہ درخواست کی فارم انہیں فلاں وقت پر پہونچی درخواست کے دیر سے بھیجنے کی صورت میں بطور عذر قابل شنوائی نہیں ہوگا۔ جو امیدوار فارموں کے لئے دیر سے درخواست بھیجیں گے وہ اس کے لئے خود ذمہ دار ہوں گے۔

۵۔ درخواستیں ڈاک میں بصیغہ رجسٹری بھیجنی چاہئیں۔ اگر کوئی امیدوار اپنی درخواست بصیغہ رجسٹری نہیں بھیجے گا۔ تو وہ نقصان کا آپ ذمہ دار ہوگا۔ اگر کوئی امیدوار یہ چاہتا ہو کہ اس کی درخواست کی رسید بھی اس کو ملے تو اسے اپنی درخواست بصیغہ رجسٹری بہ طلبی رسید بھیجنی چاہیئے۔

تنبیہ:۔ اگر کوئی امیدوار انڈین ملٹری اکیڈمی ڈیرہ دون اور رائل انڈین نیوی میں داخلہ کیلئے اکتوبر ۱۹۳۶ء کے امتحان مقابلہ میں شریک ہوا ہو۔ اس میں کامیاب نہ ہونے کی صورت میں وہ مارچ اپریل ۱۹۳۷ء کے امتحان مقابلہ میں شامل ہونا چاہے۔ تو اسے پہلے امتحان کے نتیجہ کا انتظار کئے بغیر اپنی درخواست مقررہ تاریخ تک بھیج دینی چاہیئے۔ اگر وہ کامیاب ہوگیا تو مارچ۔ اپریل کے امتحان کے لئے اس کی امیدواری منسوخ کردی جائیگی۔

محکمہ اطلاعات پنجاب

وصیت نمبر ۴۶۴۸

منکہ عطاء اللہ ظہور احمد ولد صوبیدار ملک فتح محمد قوم اعوان پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ڈاکخانہ دوالمیال ضلع جہلم صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ ۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط العبد (ملک) عطاء اللہ ظہور احمد عفی عنہ سٹوڈینٹ فیروز پور آرسنل ۱/۱۱/۳۶ گواہ شد۔ ملک عزیز احمد عفی اللہ عنہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فیروزپور چھاؤنی۔

گواہ شد:۔ (خواجہ) مسعود احمد بی۔ اے ایم ای ایس فیروزپور چھاؤنی۔

۴۶۶۱

منکہ زبیدہ خاتون بنت شیخ محمد حسین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حال ملتان ڈاکخانہ ملتان ضلع ملتان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔

زیورات کی تفصیل یہ ہے:۔

چوڑیاں طلائی	کانٹے طلائی	کلپ طلائی	انگوٹھی طلائی	بٹن طلائی
ایک جوڑہ	۲ عدد	۲ عدد		۳ عدد

معہ زنجیری طلائی ۴ عدد قیمت قریباً تین صد روپیہ

نقد مبلغ اڑھائی صد روپیہ۔ بصورت نقدی کل جائیداد ساڑھے پندرہ سو روپے ہے۔ مبلغ پانچ روپے ماہوار آمد۔

میرے مرنے کے وقت علاوہ مندرجہ بالا جائداد کے اگر کوئی اور جائداد بھی ہو تو وہ بھی میری اس وصیت میں شامل ہوگی۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد کے ۱/۷ (ساتواں) حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ زبیدہ خاتون گواہ شد: بشیر محمد مجو کا خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ شیخ محمد حسین بقلم خود والد موصیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دارالامان قادیان میں

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک جدید کے ماتحت قوم کے نادار بچوں کو صاحب ہنر اور بیکار افراد کو باکار بنانے کے واسطے جو صنعتی کارخانجات جاری کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک

دی یونیورسل شو فیکٹری قادیان ہے

جسمیں بچوں کو بوٹ سازی کا کام سکھانے کیواسطے ہندوستان میں بوٹ سازی کے مرکز آگرہ سے اس فن کے استادوں کو بلا کر مقرر کیا گیا ہے۔ نیز احباب کرام کی ضروریات کو پورا کرنے کے واسطے اس فیکٹری میں ہر قسم کے بوٹ وشوز زنانہ۔ مردانہ وبچگانہ اعلیٰ قسم کے میٹریل سے نہایت مضبوط اور فیشن ایبل تیار کرائے جاتے ہیں۔ جو کہ ہر حال میں تمام دیگر قسم کے بوٹوں سے اعلیٰ ہیں۔

سیدنا امیر المومنین کے ارشاد کے ماتحت میٹریل اعلیٰ اور نرخ کم رکھے گئے ہیں۔ اس لئے یہ کوالٹی کے تمام دوسرے بوٹوں سے ارزاں ہیں۔

ارزانی نرخ کی وجوہات:۔ آگرہ میں چمڑا تیار کرنے کا کوئی کارخانہ نہیں جس طرح آگرہ کے کارخانہ داروں کو دوسری جگہ سے مال منگوانا پڑتا ہے۔ اسی طرح ہم بھی براہ راست کارخانجات سے مال منگوا لیتے ہیں۔ دوسرے ہماری فیکٹری چونکہ نقد خریدتی ہے۔ اس لئے بہ نسبت ان کے ہمیں مال سستا ملتا ہے ان کا نقطۂ نگاہ زیادہ سے زیادہ پیسہ کمانا اور ہمارا نصب العین قوم کے بچوں کو باہنر اور باکار بنانا اس لئے ہمیں زیادہ منافع کی ضرورت نہیں آگرہ میں مکانات کے کرایہ گراں ہیں۔ اور یہاں ارزاں۔ ان وجوہات کی بنا پر ہم انکی نسبت مال اچھا اور ارزاں مہیا کر سکتے ہیں۔

احباب کرام کا فرض

اب احباب کرام کا فرض ہے۔ کہ سیدنا امیر المومنین کی خواہشات کو عملی جامہ پہنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ اپنے استعمال کیلئے بوٹ بیوی بچوں کے استعمال کیلئے لیڈی شوز وبوٹ اپنے قومی کارخانہ دی یونیورسل شو فیکٹری قادیان سے منگوائیں۔ جلسہ سالانہ بھی آرہا ہے نیز عید الاضحیٰ پر پہننے کے واسطے اپنے تمام کنبہ کے واسطے بوٹوں کا آرڈر اس اعلان کو دیکھتے ہی ہمیں ارسال کردیں۔ تاکہ ٹھیک وقت پر آپ کو بوٹ پہنچ سکیں۔

ہمارا نمایندہ

عنقریب ہی نمونہ جات لیکر دارالامان سے نزدیک کی جماعتوں کے پاس حاضر ہو سکیگا۔ احباب کرام کا فرض ہے کہ ہر طرح سے تعاون کریں۔ اور اپنی ضروریات کے مطابق آرڈر دیکر اپنے قومی ادارہ کی امداد کریں۔ جو کہ سیدنا امیر المومنین کی عین خوشنودی اور احباب کرام کی بہبودی کا موجب ہوگا۔

نوٹ

ہم اس امر کی کوشش میں ہیں۔ کہ ہر ایک شہر میں کسی مقامی دکاندار کو بطور ایجنٹ مقرر کردیا جائے۔ جہاں سے ہر قسم کا مال مقامی احباب کو ہر وقت دستیاب ہو سکے۔ مگر ساتھ ہی واضح کردینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ چونکہ ہمارا نصب العین کم سے کم منافع ہے۔ لہذا ہم ایجنٹ صاحبان کو کم سے کم کمیشن ہی دے سکیں گے۔ اور چونکہ دکاندار کا مطمع نظر زیادہ سے زیادہ منافع ہوتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ وہ قلیل کمیشن پر قانع نہ رہکر آپ کے قومی کارخانہ کے تیار کردہ مال کی مذمت بیان کرکے وہ بوٹ آپ کے پاس فروخت کرنے کی کوشش کرے جس میں اس کو بہت زیادہ منافع ملتا ہو۔ اس لئے احباب کرام ایسے ایجنٹ صاحب کی ہوشیاری سے آگاہ رہیں۔ اور اپنے ہی کارخانہ دی یونیورسل شو فیکٹری قادیان کے تیار کردہ بوٹ خریدیں۔ جو کہ کوالٹی میں اعلیٰ اور اس لحاظ سے قیمت میں ارزاں ہیں۔ والسلام۔

مینیجر دی یونیورسل شو فیکٹری۔ قادیان

424

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محافظ جنین

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار رہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ تے۔ پیچش۔ درد پسلی۔ یا نمونیہ ام الصبیان پر چھاداں۔ یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ دتیاہ کردیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتیں جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب رض شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے۔ علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

عرق فولاد

نہایت ہاضم مقوی اعصاب و مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرہ کی رنگت نکھارتا ہے بواسیر خونی و بادی کیلئے بھی مفید ہے۔ معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے۔ جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان

خدمت اسلام کا ایک طریق

آپ انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان کے ممبر بن جائیں۔ آپ کو ماہوار بیس ٹریکٹ عیسائیت اور ویدک دھرم کے متعلق ملتے رہیں گے۔ خود پڑھیں۔ دوسروں میں تقسیم کریں۔ چندہ سالانہ اڑھائی روپیہ پیشگی ہے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل ٹریکٹ و رسالے برائے فروخت موجود ہیں۔

نبراس المومنین رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سو چیدہ چیدہ احادیث کا مفید مجموعہ مع ترجمہ اردو قیمت فی نسخہ ۱ر ایک روپیہ کے بارہ علاوہ محصولڈاک

وہی ہمارا کرشن۔ لطیف ترین ٹریکٹ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے رقم فرمایا ہے۔ اردو فی سینکڑہ ۱۴ر ہندی فی سینکڑہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) مع محصولڈاک

ٹریکٹ "الوہیت مسیح کی تردید میں بیس انجیلی دلائل" فی سینکڑہ ۱۴ر مع محصولڈاک

خاکسار:۔ **سیکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام۔ قادیان**

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ

صرف دس آسان سبق پر اسپکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ۔ پنجاب

جلسہ سالانہ

پر آنیوالی وہ بہنیں جو کئی ایک علاج معالجہ کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ وہ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی سے علاج کرائیں۔ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ ہیں اور بے اولاد عورتوں کے علاج میں ان کو وسیع تجربہ حاصل ہے۔ بیشمار اولاد مایوس عورتیں انکے علاج سے خدا کے فضل سے آج کئی کئی بچوں کی مائیں ہیں۔ آرڈر دیتے وقت مفصل حالات لکھیں۔ قیمت مکمل دوا کی ہر حال میں للعہ، علاوہ محصولڈاک پتہ:۔ شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب قادیان

مردانہ طاقت کی زبردست اکسیر

امرت بوٹی

بے حد مفید ہے۔

امرت بوٹی جریان کیلئے امرت بوٹی نامردی کیلئے

امرت بوٹی سرعت کیلئے امرت بوٹی زبردست مقوی کیلئے

امرت بوٹی احتلام کیلئے امرت بوٹی امساک کیلئے

امرت بوٹی سستی کیلئے امرت بوٹی کمی خون کیلئے

قیمت ۵۰ گولی ہے

طلا ان لوگوں کیلئے بہت مفید ہے۔ جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے خرابی پیدا کرلی ہے کسی قسم کا آبلہ یا پارہ نہیں کرتا۔ بلکہ پٹھے و نسوں کو درست کرتا ہے۔ قیمت ۲۱ روز کیلئے عہ (رفاہ نسواں)

کمزور عورتوں کی اکسیر حیات

امرت بوٹی

بے حد مفید ہے

امرت بوٹی جس کے بچے کمزور پیدا ہوتے ہوں

امرت بوٹی مرض اٹھرا میں

امرت بوٹی کمزوری رحم میں

امرت بوٹی کمی خون میں

امرت بوٹی اولاد نرینہ کیلئے

امرت بوٹی وہ عورتیں جن کے لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں ۲۱ روز کیلئے قیمت ۵۰ گولی ہے

خطرناک مرض

پائیوریا

بیمار دانت

جو دانتوں میں درد ہے۔ مسوڑوں میں سے خون پیپ بودار رطوبت نکلتی ہیں۔ دانت کمزور اور ہلتے ہیں تو پائیوریا پوڈر عہ ۲ استعمال کریں۔ دانتوں کو مضبوط کرتے ہیں گوشت خوردہ میں بہت ہی مفید ہیں۔ قیمت ہر دو پوڈر قیمت ۱۲ر

فقیر احمد خاں احمدی حکیم حاذق بی ۔ بی۔ میونسپل [illegible]

شادی ہوگئی؟ آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔

مفرح یاقوتی

یہ مرد و عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی چیز ہے۔

اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ اس کو آج ہی استعمال کر کے دیکھئے۔ اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ ایک اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے اور اللہ کے فضل سے لڑکا ہی ہوتا ہے۔ اس کی پانچر دپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے نہایت ہی قیمتی اور نہایت ہی عجیب الاثر تریاقی۔ مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر موتی کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا۔ زعفران و ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کی رس مفرح اور مقوی ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوا یہی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل وعیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہوتی ہے۔ **مفرح یاقوتی** بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں خون اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی قوت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔

پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچر دپے میں ایک ماہ کی خوراک

پتہ۔ **دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۷ دسمبر۔ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ انگلستان نے دار العوام میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حکومت انگلستان نے حبشہ کے مفتوحہ علاقہ میں اطالوی سیادت کو تسلیم نہیں کیا۔ حکومت انگلستان نے ۱۶ فروری ۱۹۳۲ء کو چین و جاپان کے تنازعہ سے متعلق ایک اعلان شائع کیا تھا۔ جس میں اس امر کا اعلان کیا تھا کہ حکومت انگلستان کسی ایسی تبدیلی کو منظور کرنے کے لئے آمادہ نہیں۔ جو معاہدہ جمعیتہ اقوام کی خلاف ورزی کے طور پر عمل میں لائی گئی ہو۔ اگرچہ یہ اعلان چین و جاپان کے متعلق تھا مگر حکومت انگلستان حبشہ کے حالات کو بھی اسی اعلان کے موافق تصور کرتی ہے۔ اس لئے حبشہ کے مفتوحہ علاقہ پر اطالوی سیادت تسلیم نہیں کرتی۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ جرمنی اخبارات نے خبر شائع کی ہے۔ کہ حکومت جرمنی نے ہسپانیہ کے باغیوں کی حکومت کو اس لئے منظور کر لیا ہے۔ کہ حکومت جرمنی کی نظر میں باغیوں کے سوا اور کوئی بھی ہسپانیہ کی نمائندگی کا مستحق نہیں۔ فرانس جرمنی کے اس زاویہ نگاہ سے بہت مضطرب ہے۔

لاہور ۷ دسمبر۔ محکمہ اطلاعات پنجاب نے اعلان شائع کیا ہے۔ کہ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری پنجاب و انتخابی جرائم مصدرہ ۱۹۳۶ء کی رو سے انتخابات کے سلسلہ میں جعلی ووٹ دینا فوجداری اور قابل دست اندازی پولیس جرم ہے اس جرم کے لئے ایک سال قید یا جرمانہ یا ہر دو قسم کی سزا مل سکتی ہے۔

رنگون ۷ دسمبر۔ ضلع پیگو کے ایک قصبہ میں ہولناک آتشزدگی کی واردات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ آگ مسلسل بارہ گھنٹوں تک بھڑکتی رہی۔ اور ایک بازار مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

شیخوپورہ ۷ دسمبر۔ محکمہ حفظان صحت کو ۷ کارکنوں کی اسامیوں کے لئے ۷۰۰ درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ جن میں گریجوایٹ وکیل۔ ایم اے اور بی ٹی درخواست کنندگان بھی شامل ہیں۔

بریلی ۷ دسمبر۔ ایک خاندان کے لوگ جنگل میں سے گزر رہے تھے راستہ میں ایک جماعت نے ان پر حملہ کر دیا۔ ایک آدمی اور اس کی والدہ کو شدید زخم پہنچائے گئے وحشت و بربریت کے ان عفریتوں نے ایک بچے کو زندہ ہی ریت میں دفن کر دیا۔

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گذشتہ سرکاری اعلان کے بعد وادی خیبر میں بالکل امن ہے ۱۵ دسمبر کو ہماری فوجیں موضع زاریتائی کے گرد و نواح میں گئیں۔ دشمن کا نام و نشان نظر نہیں آیا۔ ممنوعہ رقبہ میں مخالفین کی ایک جماعت کو ہوائی جہازوں کے ذریعہ منتشر کیا گیا۔ ۱۶ دسمبر کو ایک چھوٹی سی قبائلی جماعت نے ہماری فوجوں پر فائر کئے۔ جن کا جواب دیا گیا ہماری فوجوں میں کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔

لاہور ۷ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ میاں محمد عارف پی سی ایس کو بلدیہ لاہور کا سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔

پٹیالہ ۷ دسمبر۔ مسٹر جی سی رگھون ایڈیٹر روزنامہ "پیپل" کو پرسوں راجپورہ کے نزدیک موٹر کا خوفناک حادثہ پیش آیا۔ ان کے چہرہ پر سخت چوٹیں آئیں چنانچہ انہیں راجندر ہسپتال پٹیالہ میں داخل کر دیا گیا۔ جہاں وہ رو بصحت ہیں۔

بمبئی ۷ دسمبر۔ کسانوں کا ایک جلوس فیض پور کانگرس میں شریک ہونے کے لئے پیدل جا رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ زیر دفعہ ۱۴۴ کسانوں کے اس جلوس کو سفر کے دوران میں گیت گانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

شنگھائی ۷ دسمبر۔ نانکنگ گورنمنٹ سیانفو کی بغاوت کو ہر طریق سے فرو کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ چنانچہ وہ ایک لاکھ ۵۰ ہزار سپاہیوں پر مشتمل ایک فوج بھیج رہی ہے۔ جس کے پاس ہوائی جہاز اور توپ خانہ ہے۔ حکومت کے اس فیصلہ کا مطلب یہ ہے کہ جرنیل چیانگ کے ننگ اور دوسرے محبوسین کی زندگی سے بے پرواہ ہو کر حکومت نے مفاہمت کی گفت و شنید کو ترک کر دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سیانفو سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر جنگ ہو رہی ہے۔ اور سرکاری فوج تین دن کے عرصہ میں سیانفو پر قابض ہونے کی امید رکھتی ہے۔

کٹک ۷ دسمبر۔ بنگال ناگپور ریلوے کی ہڑتال میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی فوروہ روڈ پر صورت حالات زیادہ تشویشناک ہے۔ کٹک میں اعلیٰ سٹاف کے پچاس فیصدی لوگ اور ادنیٰ سٹاف کے تمام لوگ ہڑتال پر ہیں۔ بہت سی مال گاڑیاں بند کر دی گئی ہیں۔

میڈرڈ ۷ دسمبر۔ خرابی موسم کے باعث ایک ہفتہ کے سکون کے بعد میڈرڈ پر پھر آتشباری شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ بدھ کے روز ۲۰ بمبار جہازوں اور ۳۲ جنگی طیاروں نے شہر کے مغربی حصہ پر بمباری کی۔ سرکاری طیاروں نے حملہ آور طیاروں کو بھگا دیا۔ تاہم ۸۰ اور ۱۰۰ کے درمیان اشخاص ہلاک اور متعدد مجروح ہو گئے۔ ۲۰ وزروں کے کوارٹروں کو سخت نقصان پہنچا۔ حکومت کا دعویٰ ہے کہ اس نے ۴ حملہ آور طیاروں کو گرا لیا۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار مقیم برلن لکھتا ہے کہ باغی افواج کے قائد جرنیل فرینکو نے حکومت جرمنی سے ساٹھ ہزار سپاہیوں کی درخواست کی ہے۔

امرتسر ۷ دسمبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۱ آنہ ۳ پائی سے ۳ روپے ۱۵ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے سے ۸ روپے ۴ آنے تک۔ کپاس ۵ روپے ۴ آنے روئی ۱۴ روپے ۱۲ آنے۔ سونا دیسی ۵۴ روپے ۱۵ آنے۔ اور چاندی دیسی ۵۳ ہے

لنڈن ۷ دسمبر۔ انگلستان کے شمال م

شمالی ہندوستان کا مشہور ہفتہ وار اخبار

دور جدید لاہور

معاصرین کرام کی آراء

لاہور کے ہفتہ وار اخباروں میں دور جدید ممتاز حیثیت رکھتا ہے مجموعی حیثیت سے دلچسپ اور مفید ہے۔ — معارف

اس میں ایک ہفتہ وار اخبار کی تمام خصوصیات موجود ہیں ایڈیٹر صاحب پرچے کو دلچسپ بنانے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ .... — جامعہ

ترتیب شگفتہ۔ مقالات پر فکر رائے میں صحت و دیانت مضامین عمدہ اور معلومات کا اچھا ذخیرہ ہوتے ہیں۔ — انجم

اس کی خبروں کا انتخاب پنجاب کے ہفتہ وار اخباروں میں سب سے بہتر ہوتا ہے۔ — ہمدرد

نہایت قابلیت سے ایڈیٹ کیا جاتا ہے۔ پڑھنے والے کو مختلف اخباروں کے مطالعہ سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ .... — مہاج

لاہور سے آجکل جسقدر اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ روزانہ چھوڑ کر ہفتہ وار اخباروں میں دور جدید ایک خاص امتیازی شان رکھتا ہے۔ .... — ندیم

دور جدید اردو کا بہترین ہفتہ وار اخبار ہے۔ .... — دلچسپ

نوٹوں میں معقولیت اور کسی پر اعتراض کرتے وقت نہایت شرافت کو مدنظر رکھتا ہے۔ پیغام صلح

بڑی محنت اور کاوش سے ترتیب دیا جاتا ہے۔ عام مرغوب دلچسپیوں اور مفید معلومات سے اس کا کوئی نمبر خالی نہیں ہوتا۔ .... — شاہکار

سالانہ قیمت پانچ روپے — قیمت فی پرچہ ایک آنہ — نمونہ مفت

منیجر دور جدید۔ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیبؐ

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدِ مبارک کی باتیں

۱۵- علمی معجزہ

ابتدائے ۱۹۰۱ء کا واقعہ ہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیر گولڑوی اور دیگر علماء کو چیلنج دے کر سورۂ فاتحہ کی تفسیر عربی زبان میں رقم فرما رہے تھے۔ ایک صبح سیر پر جاتے ہوئے تفسیر کے ذکر میں فرمایا آج رات کو ہم نے بہت دعا کی۔ کیونکہ اس تفسیر کے لکھنے میں ہم نے عرب عجم ہند وغیرہ سب جگہ کے مولویوں کو دعوت دی ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اگر تم چھوٹے بڑے سب مل کر بھی لکھنا چاہو تو ایسی تفسیر نہ لکھ سکو گے۔ یہ ایک بڑا چیلنج ہے۔ اور نصرتِ الٰہی کے بغیر اس میں کامیابی نہیں ہو سکتی دعا کے بعد الہام ہوا منعہ مانعٌ من السماء یعنی مخالفین کو آسمان سے روک دیا گیا ہے۔ منع سے یہ مراد ہے۔ کہ مخالف علماء کا سلبِ طاقت۔ سلبِ قوت۔ اور سلبِ علم ہو گیا ہے۔ ان لوگوں کی استعدادوں کو مقابلہ کرنے سے روک دیا گیا ہے ؛

فرمایا۔ انسان کا کام انسان کر سکتا ہے ہمارے مخالف کوئی گدھے نہیں انسان ہیں پھر عالم ہیں۔ مولوی ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ جو کام ہم نے کیا وہ نہیں کر سکتے۔ یہ ایک معجزہ ہے۔ نبی اگر ایک سوٹا بھی پھینک دے۔ اور کہے کہ میرے سوا کوئی اس کو اٹھا نہ سکے گا تو ایسا ہی ہو جاتا ہے۔ اور ہم تو ایک علمی معجزہ دکھا رہے ہیں ؛

مفتی محمد صادق عفا اللہ عنہ ۱۷ دسمبر ۱۹۳۶ء

جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین سے ملاقات کے متعلق اعلان

(۱) جو جماعتیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر زیادہ اطمینان سے ملاقات کرنا چاہتی ہوں۔ ان کے ضروری ہے۔ کہ اپنے تمام افراد سمیت ۲۵ دسمبر کی شام تک دارالامان پہونچ جائیں۔ تا ۲۶ دسمبر کی صبح کو انہیں ملاقات کے لئے وقت دیا جا سکے۔ ایسی جماعتیں اپنے ارادہ سے بذریعہ خط اطلاع دیں۔ اور پھر قادیان پہونچتے ہی جماعت کا ذمہ وار عہدہ دار ۲۵ دسمبر کی شام کو جماعت کی آمد کی مجھے اطلاع کر دے ؛

(۲) منتظمین جماعتہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنی تمام جماعت کے قادیان پہونچ جانے پر اپنے اپنے کمروں کے معاونین سے فارم حاصل کر کے خانہ پُری کرنے کے بعد دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں جلد سے جلد بھجوا دیں۔ فارم پُر کرتے وقت اپنا ضلع ضرور تحریر فرمائیں۔ تا تقسیم اوقات میں آسانی رہے ؛

(۳) جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ فارم ہائے ملاقات صرف جماعت کے عہدیداران امرا یا سکرٹری صاحبان ہی پُر فرمائیں۔ تا غیر ذمہ وار آدمی کے پُر کرنے سے کسی قسم کی غلطی واقع نہ ہو

(۴) یہ امر خاص طور پر قابلِ یادداشت ہے۔ کہ جس وقت تمام جماعت کے افراد دارالامان پہونچ جائیں۔ اسی وقت فارم پُر کر کے دفتر میں دیا جائے۔ پہلے نہیں۔ تا کہ بعد میں ملاقات کا وقت مقرر ہونے پر دقت نہ ہو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ باوجود فارم ملاقات پر اس امر کے اندراج کے کہ اسی وقت فارم پُر کیا جائے۔ جبکہ جماعت کے تمام افراد قادیان پہونچ جائیں۔ ان کے پہونچنے سے پہلے ہی فارم پر کر کے دے دیا جاتا ہے

(۵) بعض عمر رسیدہ اصحاب کی طرف سے شکایت موصول ہوئی تھی۔ کہ وہ بوجہ سردی رات کو ملاقات نہیں کر سکتے۔ ایسے اصحاب کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وہ ۲۵ دسمبر کو اطلاع دفتر ہذا میں کر دیں۔ تا ۲۶ دسمبر کی صبح کو ان کی ملاقات کا انتظام کر دیا جائے۔ ورنہ ایسے اصحاب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ جلسے کے بعد ٹھہر کر اطمینان سے ملاقات کریں ؛

(۶) عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں۔ کہ جو وقت ان کی ملاقات کے لئے مقرر ہو اس کی خاص طور پر پابندی کی جائے۔ وقت کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سے جہاں منتظمین کو دقت ہوتی اور انتظار کرنے والی جماعتوں کو بھی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہاں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا بیش قیمت وقت ضائع ہوتا ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ عہدیداران جماعت اپنی اپنی جماعتوں کی اس امر میں خصوصیت سے تربیت کریں گے ؛

خاکسار یوسف علی قائمقام پرائیویٹ سکرٹری

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا

خدا تعالےٰ کے فضل سے اب کے جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ احمدی احباب نہ صرف خود کثرت سے شمولیت اختیار کریں۔ بلکہ حق پسند غیر احمدی اصحاب کو بھی اپنے ساتھ لانے کی کوشش کریں ؛

مالی مشکلات کو حل کرنے کی نئی تجاویز

مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں جو تجاویز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے منظور فرمائیں۔ ان میں سے جو چندوں کے بڑھانے کی تجویز تھی۔ اس پر احباب کثرت کے ساتھ عمل کر رہے ہیں۔ اور مستقل (دو سالہ) اضافوں کی اطلاعات مرکز میں کثرت کے ساتھ پہونچ رہی ہیں۔ جس کے لئے بہت بہت شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ مگر احباب کو واضح ہونا چاہیئے کہ گو اس اضافہ کی وجہ سے مستقل آمد میں ترقی ہوگی۔ اور آئندہ کے اخراجات میں سہولت میسر آ جائے گی۔ مگر موجودہ مالی بوجھ کے ہلکا کرنے میں ان اضافوں سے فوری مدد نہیں مل سکتی۔ اس بوجھ کو دور کرنے کے لئے حضور کی ان تجاویز پر زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ جو (۱) قرضہ ایک لاکھ کی صورت میں اور (۲) اس صورت میں پیش کی گئی تھی۔ کہ احباب اپنا اپنا اندوختہ صدر انجمن کے "احمدیہ بنک" میں داخل فرما دیں۔ حضور نے فرمایا تھا۔ کہ پچاس فیصدی لوگوں کے پاس کچھ نہ کچھ روپیہ نقد موجود ہوتا ہے انہیں اعتباری دھوکے کا خیال چھوڑ کر اپنا روپیہ خزانہ صدر انجمن میں جمع کرا دینا چاہیئے۔ عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ تحریک قرضہ ایک لاکھ اور امانت کے جمع کرانے پر بہت زور دیں۔ اور نتیجہ سے جلد سے جلد مطلع کریں۔ اس میں شک نہیں کہ جماعتہائے ہندوستان کے لئے اس قسم کی اطلاعوں کے بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۳۷ء مقرر ہے۔ مگر یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ اطلاعات کے بھیجنے میں بلاوجہ تاخیر کی جائے۔ ایک لاکھ روپیہ بطور قرض حسنہ جمع کر دینا جماعت کے لئے کچھ بھی مشکل نہ ہونا چاہیئے۔ اس کے علاوہ احباب کو اپنا روپیہ بطور Current Account خزانہ انجمن میں جمع کرانا چاہیئے۔ یہ امانت کا روپیہ عند الطلب ادا کر دیا جائے گا۔ اور قادیان سے باہر والے دوستوں کو روپیہ بھیجنے کی ضرورت ہو وہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا نہ کرسکیں گے۔ خاکسار فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال قادیان

افسوسناک انتقال

محترمہ اہلیہ صاحبہ میاں محمد امیر صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی اچانک فالج کے حملہ کی وجہ سے ۱۴ دسمبر کی صبح کو آناً فاناً فوت ہو گئیں۔ راولپنڈی سے نعش بذریعہ موٹر قادیان لائی گئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ مرحومہ بڑی دیندار اور مخلص احمدی تھیں۔ محترمہ ۱۹۱۶ء سے موصیہ تھیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ میاں صاحب اور ان کے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ احباب سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ مرحومہ کے لئے دعائے خیر کریں۔

خاکسار فتح محمد جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی

420
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۵ شوال ۱۳۵۵ھ

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر فیصلہ کن مباحثہ کا چیلنج

مولوی محمد علی صاحب بحث سے گریز کر رہے ہیں

غیر مبایعین سے خواہش کہ مولوی صاحب کو مناظرہ پر آمادہ کریں

"میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے مولوی ابوالعطاء صاحب سے کہا تھا۔ کہ میں مسئلہ نبوت میں مولوی محمد علی صاحب سے خود مباحثہ کرنے کو تیار ہوں۔ آپ ان سے شرطیں طے کریں۔ سو معقول شرائط جن میں کوئی لغویت اور کھیل کا پہلو نہ ہو جب بھی طے ہو جائیں۔ تو مجھے مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے میں کوئی عذر نہیں۔ الا ان یشاء اللہ۔ مباحثہ کی غرض اگر ایک جماعت تک حق کی آواز کا پہنچانا ہو۔ تو اس میں مجھے عذر ہی کیا ہو سکتا ہے۔ عذر تو اسی صورت میں ہوتا ہے جب مباحثہ کو کھیل یا فساد کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ والسلام۔ خاکسار مرزا محمود احمد"

توقع تھی۔ کہ ہمارے مضمون "مولوی محمد علی صاحب کا چیلنج مناظرہ منظور" مندرجہ اخبار "الفضل" (۱۱۔ دسمبر) کے بعد مولوی صاحب کوئی ایسی حیل وحجت نہ کریں گے۔ جس سے "فیصلہ کن مناظرہ" کے وقوع میں التواء یا تعویق پیدا ہو۔ بات صاف تھی۔ ہم نے چیلنج کیا۔ اور لکھا تھا:-

"ہم پھر ایک مرتبہ بآواز بلند اعلان کرتے ہیں۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب۔ اور ان کے ساتھیوں میں جرأت ہے۔ تو آئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے بارہ میں تحریری اور تقریری مناظرہ کر لیں۔ کیا کوئی ہے۔ جو ہمارے اس چیلنج کو منظور کرے"

(الفضل ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء)

اس کے متعلق جائنٹ سکرٹری غیر مبایعین نے "قادیانی چیلنج منظور" کے عنوان کے ماتحت ایک نوٹ شائع کیا (پیغام صلح ۱۹۔ ستمبر) اور صرف دو باتوں یعنی بارہ ثالثوں والی شرط اور یہ کہ غیر مبایعین کی طرف سے بحث کرنے والے جناب مولوی محمد علی صاحب ہوں گے۔ اور جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو پیش کیا۔ اور لکھا:-

"اپنے خلیفہ صاحب کو اس مباحثہ کے لئے تیار کریں۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب ہر وقت اس کے لئے تیار ہیں"

گویا موضوع بحث نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تسلیم کر لیا۔

جائنٹ سکرٹری صاحب کے جواب میں میں نے "الفضل" ۱۴ اکتوبر میں یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ بہر حال مناظرہ فیصلہ کن ہوگا۔ خواہ فریقین کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور جناب مولوی محمد علی صاحب مناظر ہوں۔ یا ان کے نمائندے ثالثوں والی شرط کی تغلیط کی تھی۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب نے اپنے قلم سے "پیغام صلح" (۱۹۔ نومبر) میں "احمدیہ جماعت قادیان کو فیصلہ کن بحث کے لئے دعوت" کے عنوان سے مقالہ لکھا۔ جس میں ثالثوں کی شرط کو چھوڑتے ہوئے فرمایا:-

"صرف یہ چاہتا ہوں۔ کہ وہ خود اپنی ذمہ واری کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک فیصلہ کن بحث کے لئے قدم اٹھائیں"

نفس موضوع کے متعلق جناب مولوی محمد علی صاحب نے اسی مقالہ میں لکھا:-

"ساری بحث نبوت تو دو جملوں میں طے ہو جاتی ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود نے دوسرے مسلمانوں کا جنازہ جائز قرار دیا ہے۔ تو آپ کے نزدیک وہ کافر نہیں۔ بلکہ مسلمان ہیں۔ اور اگر آپ کو نہ ماننے والے مسلمان ہیں۔ تو یقیناً آپ کا دعوٰے نبوت کا نہیں ...... اور اگر آپ کے ارشادات قابل تعمیل ہیں۔ تو نبوت کا مسئلہ حل شدہ ہے" (۱۹۔ نومبر)

گویا موضوع مناظرہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوگا۔ جسے حل کرنے کے لئے مولوی محمد علی صاحب مسئلہ کفر و اسلام یا جنازہ کو پیش کرنا چاہتے ہیں۔

خاکسار نے مولوی محمد علی صاحب کے ۱۹۔ نومبر والے مضمون کا ذکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا۔

"میری طرف سے اعلان کر دیں۔ کہ میں خود مولوی محمد علی صاحب سے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بحث کروں گا۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اس کے لئے فریقین کے حق میں مساوی شروط کا تصفیہ کر لیں۔ بحث میں خود کروں گا۔ انشاء اللہ"

چنانچہ میں نے "الفضل" (۱۱۔ دسمبر) میں "مولوی محمد علی صاحب کا چیلنج مناظرہ منظور" کے ماتحت یہ اعلان کر دیا۔ اور ساتھ ہی لکھ دیا:-

"مضمون بحث طے شدہ اور مسلمہ فریقین ہے۔ یعنی نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مضمون میں مولوی محمد علی صاحب چاہے غیر احمدیوں کے جنازہ کو دلیل بنائیں۔ یا ان کے کفر و اسلام کو۔ یہ ان کا حق ہوگا"

ان تحریرات کو پڑھ کر ہر عقلمند یقین کر لے گا۔ کہ اب صرف جگہ اور وقت اور طریق مناظرہ ایسی معمولی باتوں کا تصفیہ ہی باقی ہے۔ جو بآسانی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اسی لئے میں نے مولوی صاحب سے درخواست کی تھی۔ کہ بہت جلد اپنی طرف سے دو نمائندے مقرر فرمائیں۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تجویز فرمودہ دو نمائندوں سے مل کر دو تین امور کا تصفیہ کر لیں۔ اور تاریخ مناظرہ کا اعلان کر دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قارئین کرام! آپ یقیناً حیران رہ جائیں گے جب آپ کو معلوم ہوگا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مندرجہ بالا اعلان سے جناب مولوی محمد علی صاحب کی تمام تعلّیوں پر بجلی گر پڑی۔ اور ان کی ساری شیخیاں کرکری ہوگئیں۔ اور انہوں نے جو ذخیرہ اختیار کیا ہے۔ وہ سچ سچ ان کے شایاں نہ تھا۔ میرے نزدیک دنیا کا کوئی معقول پسند انسان مولوی صاحب کے تازہ جواب کو بنظر استحسان نہیں دیکھ سکتا بجائے معقولیت سے بحث کرنے کے آپ نے رجعتِ قہقری اختیار کر لی ہے ثالثوں کی شرط کے متعلق جناب کا تازہ ارشاد ملاحظہ فرمائیے۔ لکھتے ہیں۔ "میں خوشی سے بارہ کی بجائے آٹھ ہی آدمی تجویز کرتا ہوں۔ اور چار غیر از جماعت آدمیوں کو ترک کر دیتا ہوں" (پیغام صلح ۱۵ دسمبر) اور اس "تجویز" کا فائدہ بحث سے گریز کرنے کی بجائے یوں بیان فرمایا ہے:۔

"اس سے کم سے کم یہ معلوم ہو جائے گا کہ آیا کسی فریق کے دلائل اس قدر کمزور تو نہیں۔ کہ خود ان کی اپنی جماعت کا کوئی فرد بھی ان سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ **یہ تجویز مباحثہ کے ساتھ نہایت ضروری ہے"!**

افسوس کہ مولوی صاحب ایم۔ اے ہو کر اور ایک گروہ کے "امیر" کہلا کر ایسی کچی بات کہنے سے نہیں جھجکے۔ اور انہیں ذرا خیال نہیں آیا۔ کہ جس تجویز کے متعلق وہ خود لکھ چکے ہیں:۔ "میں اس شرط کو بھی جس کا ذکر ابتداءً میں کیا ہے چھوڑتا ہوں" (پیغام صلح ۱۹ نومبر) ہاں جس تجویز کے متعلق وہ خود اپنے قلم سے تحریر کر چکے ہیں۔ "یہ خیال کر کے کہ شاید اس طرح فتح و شکست کا خیال حائل ہو جاتا ہو ایک ماہ کے قریب ہوا میں نے **خود اس شرط کو ترک کر کے** یہ درخواست کی تھی۔ کہ دونوں جماعتیں اپنے اپنے ہی ہیں اور آپ ایک جگہ جمع ہو کر ایک دوسرے کی باتوں کو سنیں اور پھر وہ تحریریں ایک جگہ شائع ہو جائیں تاکہ دونوں جماعتیں فریقین کے دلائل کا موازنہ کر سکیں۔ اور مسلمان پبلک کے لئے بھی کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی راہ نکل آئے" (پیغام صلح ۱۱ دسمبر)

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اعلان کے بعد پھر اسی تجویز کو پہلے سے بھی بھونڈی شکل میں پیش کرتے ہیں۔ اگر مولوی صاحب اپنی مصلحت کے ماتحت اتنی موٹی بات بھی نہ سمجھنا چاہیں۔ تو کیا دیگر تمام غیر مبائع دوستوں کے متعلق بھی ہمیں یہی خیال کر لینا چاہیئے۔ بھائیو خدارا انصاف سے کام لو:۔

مولوی صاحب! اگر یہ تجویز اس لحاظ سے "مباحثہ کے ساتھ نہایت ضروری" تھی۔ تو اس کے ترک کرنے کا آپ نے کیوں اعلان فرمایا۔ اور اسے "فتح و شکست کے خیال" کا موجب کیوں قرار دیا؟ اور اگر الفضل ۱۱ دسمبر کے مضمون سے پیشتر آپ اس کے ترک کا اعلان کر چکے ہیں۔ تو اب اس کی آڑ لینا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ میں آپ کو ناصحانہ مشورہ دیتا ہوں۔ کہ آپ اب اس پر ضد نہ کریں۔ ورنہ آپ کی معقولیت کے متعلق جن لوگوں کو خیال ہے ان کا خیال بھی بدل جائے گا۔ خدارا سوچیں اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لاکھوں اتباع میں سے کسی کو آپ کے عقائد پر اطمینان نہیں تو وہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت سے علیحدہ ہو کر کیوں آپ کے ساتھ شامل نہیں ہو جاتا۔ اور اگر آپ محض کسی خاص منافق کو ہی جو اندر سے آپ کے ساتھ ساز باز رکھتا ہے۔ جیسا کہ مولوی عمر الدین صاحب کے مضمون مندرجہ پیغام صلح مورخہ ۷ دسمبر ۳۶ء کالم اول سے ظاہر ہے۔ ہماری جماعت میں سے ثالث منتخب کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ امر نہ صرف آپ کی دیانتداری کے خلاف ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس کا ہم پر ذرہ بھر اثر نہیں ہو سکتا۔ جو نادان بائیس سال یا کم و بیش تک ایک عقیدہ کی صحت کو نہ جان سکا۔ یا وہ خبیث جو اتنا لمبا عرصہ منافقت سے کام لیتا رہا۔ اس کو ثالثی کے لئے منتخب کرنا صرف مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا ہی کام ہو سکتا ہے ہم ازروئے انصاف اس طریق کو نہ اپنے لئے اور نہ ان کے لئے پسند کرتے ہیں:۔

ہم نہایت واضح الفاظ میں کہنا چاہتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب کی اب یہ تازہ ضروری تجویز غیر احمدیوں کو ثالث بنانے سے بھی بدتر ہے۔ اور یقیناً یہ مولوی صاحب کی طرف سے گریز کی راہ ہے۔ اگر ان کو جرأت ہے تو اس تحریری اور تقریری مباحثہ کے لئے قدم اٹھائیں۔ تحریریں چھپ کر ہر شخص کے ہاتھوں میں پہنچ جائیں گی۔ اور ہر شخص بآسانی فیصلہ کر سکے گا۔ اس وقت مترو کہ شرط کو ضروری قرار دینا محض ایک مغالطہ دہی کی کوشش ہے جس کا شکار شائد دنیا بھر کا کوئی عقلمند نہ ہو سکے۔

کیا ہم ان لوگوں سے جو غیر مبایعین میں سے انصاف کا دعوےٰ کیا کرتے ہیں اپیل کر سکتے ہیں۔ کہ وہ اپنے جناب پریذیڈنٹ صاحب کو اس قسم کے تنکوں کا سہارا لینے کی بجائے میدان بحث میں آنے پر آمادہ کریں:۔

حضرات! آپ پڑھ چکے ہیں کہ مضمون مناظرہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسلمہ فریقین ہے۔ ہم اس کے ثابت کرنے کے مدعی ہوں گے۔ اور غیر مبایعین اس کے منکر ہوں گے۔ اور انہیں حق ہوگا۔ کہ جس دلیل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے خلاف استعمال کرنا چاہیں کر سکتے ہیں چاہیں تو کفر و اسلام کو پیش کریں۔ چاہیں تو جنازہ کا مسئلہ لے لیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے دلائل قاطعہ کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب کے ہر اعتراض۔ ہر حجت اور ہر دلیل کا پورا پورا ابطال فرمائیں گے۔ لیکن آپ کی حیرت کی حد نہ رہے گی۔ جب آپ کو معلوم ہوگا کہ اب مولوی محمد علی صاحب نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بحث کرنے سے ہی پہلوتہی کر رہے ہیں۔ اور حیلوں بہانوں سے اس اصولی بحث کو ٹالنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

(۱) "افسوس میاں صاحب نے تکفیر کے مسئلہ کو چھوڑ دیا۔ جو کہ **اصل چیز ہے**"

(۲) "تکفیر **اختلاف کی اصل** ہے۔ اور مسئلہ نبوت **اس کی فرع**"

(۳) "اول بحث تکفیر المسلمین پر ہونی چاہیئے۔ **مسئلہ تکفیر کو اول لیا جائے۔ اور مسئلہ نبوت کو اس کے بعد**"

(۴) "ان کے نزدیک وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تو پھر یہی تو **اصل مابہ النزاع** ہے اس کو ترک کرنے کا کیا مطلب"؟

(۵) "جب تک جناب میاں صاحب اپنے قلم سے صاف اس بات کا اعلان نہ کریں کہ وہ ان دو سوالوں پر جو یہاں لکھے ہیں بحث کرنے کو تیار ہیں۔ **اس وقت تک کوئی شرائط طے کرنے سے کوئی فائدہ نہیں**"۔ (پیغام صلح ۱۵ دسمبر ۱۹۳۶ء)

ناظرین کرام! جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے ان پانچ فقرات کا مطلب نہایت واضح ہے۔ (الف) آپ مجوزہ صورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق فیصلہ کن بحث کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ اور نہ ہی اس کے لئے شرائط طے کرنے پر رضامند۔ اس کے متعلق ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہمیں مولوی صاحب کو مجبور کرنے کا کوئی حق نہیں۔ ہاں انکے ساتھیوں میں سے کوئی جرأت کر کے ان سے یہ کہدے تو بہتر ہوگا۔ کہ فرض کرو "قادیانی" بقول آپ کے "تکفیر المسلمین" پر بحث کرنے سے جی چراتے ہیں۔ تو آپ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مناظرہ سے کیوں گریز کر رہے ہیں۔ چلو اگر دو مضامین پر مباحثہ نہیں ہوتا تو ایک پر ہی سہی۔ اگر آپ نے اب مناظرہ نہ کیا تو قادیانی ہمیشہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بحث کا چیلنج دے کر ہمارا ناطقہ بند کر دیا کریں گے۔ کیا کوئی غیر مبائع بھائی مولوی صاحب کو یہ معمولی سی بات سمجھا سکیں گے؟ (ب) مولوی صاحب کہتے ہیں "مسئلہ تکفیر کو اول لیا جائے اور مسئلہ نبوت کو اس کے بعد" کیونکہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ مانے وہ مسلمان نہیں۔ اگر یہ بات درست ہے۔ تو کیا دنیا کا کوئی دانا انسان کہہ سکتا ہے۔ کہ مسئلہ تکفیر کو پہلے لیا جائے۔ کیونکہ معقول طریق یہی ہے کہ پہلے اصل کی تحقیق ہوتی ہے۔ بعد ازاں فرع کی۔ اگر ہم منکرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے کافر کہتے ہیں

421
Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ وُہ خُدا کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ تو یہ عقیدہ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت پر متفرع ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ثابت ہو جائے۔ تو اس سے ثابت شُدہ تمام نتائج کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ پس بہرحال مولوی صاحب کا "پہلے اور بعد" کا مطالبہ سراسر غلط اور ناواجب ہے۔ کیا مولوی صاحب اپنے اس مطالبہ کی غیر معقولیت پر نظر ثانی فرمائیں گے؟

ج۔ کِس سادگی سے فرماتے ہیں:۔ "تکفیر اختلاف کی اصل ہے۔ اور مسئلہ نبوت اس کی فرع"

بھلا کوئی ان سے پوچھے۔ کہ تکفیر کس کی تھی۔ اور کیوں؟ یہ سراسر غلط ہے کہ تکفیر اختلاف کی اصل ہے۔ بلکہ جیسا کہ تاریخ سلسلہ جاننے والوں کو معلوم ہے مولوی محمد علی صاحب کے مرکز سلسلہ سے منقطع ہونے کا باعث یہ مسائل نہیں۔ بلکہ خلافت اور انجمن وغیرہ مسائل ہیں۔ اگر مولوی صاحب کو جرأت ہے تو خاکسار انہیں اس بارہ میں بھی چیلنج کرتا ہے۔ کہ وُہ "اسبابِ اختلاف" پر خود یا اپنے کسی نمائندہ کے ذریعہ مجھ سے تحریری و تقریری بحث کر لیں۔ کیا اختلاف کے اصل وجوہ کو چھپانے والے اس پر جرأت کر سکتے ہیں؟

د۔ افسوس مولوی صاحب نے سراسر غلط بیانی سے کام لے کر لکھ دیا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تکفیر کے مسئلہ پر بحث کو چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ ہم "الفضل" ۱۱ر دسمبر میں صاف طور پر لکھ چکے ہیں۔ کہ:۔

"مولوی محمد علی صاحب چاہے غیر احمدیوں کے جنازہ کو دلیل بنائیں یا ان کے کفر و اسلام کو۔ یہ ان کا حق ہوگا"

پس ہم اس مسئلہ کو چھوڑ نہیں رہے بلکہ جیسا کہ آپ نے پیغام صلح ۱۹ر نومبر میں اسے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بطور ایک دلیل پیش کیا ہے۔ ہم بھی آپ کو پورا حق دیتے ہیں کہ اس دلیل کو پُورے زور کے ساتھ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسئلہ میں پیش کر لیں۔ بایں ہمہ آپ کا محض اتہام کی راہ سے بعض نادان غیر احمدیوں کو خوش کرنے کی کوشش کرنا آپ کے لئے مناسب نہ تھا۔ اگر آپ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نفی کر سکیں۔ تو یقیناً کفر و اسلام کا مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ پس آپ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بحث کرنے سے کیوں گھبراتے ہیں؟

آج بائیس سال کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے نبوت حضرت مسیح موعوُد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بحث سے بچنے کے لئے جو ذریعہ اختیار فرمایا ہے۔ وہ محض مغالطہ اور سراسر باطل ذریعہ ہے آپ مسئلہ تکفیر کو "اصل" اور مسئلہ نبوت کو اس کی "فرع" قرار دیتے ہیں۔ آپ مسئلہ تکفیر کو "اصل چیز" قرار دیتے ہیں۔ آپ اسے "اصل مابہ النزاع" بتلاتے ہیں۔ اور یہ تمام کارروائی اس لئے کی جا رہی ہے کہ عقیدہ نبوت حضرت مسیح موعوُد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بحث نہ کرنی پڑے۔ حالانکہ قبل ازیں خود مولوی محمد علی صاحب اپنے قلم سے تحریر فرما چکے ہیں:۔

۱۔ "ہمارے درمیان جو اختلافی مسائل ہے۔ اس کی اصل جڑ مسئلہ نبوت ہے۔ اگر ہمارے احباب محض اللہ تعالےٰ کے سامنے جوابدہی اور سلسلہ کی خیر خواہی کو مدنظر رکھ کر اس کا فیصلہ کرنا چاہیں۔ تو اس کی راہ نہایت آسان ہے" (ٹریکٹ "نبوت کاملہ تامہ اور جزئی نبوت نبوت میں فرق" مشتہرہ ۳۔ فروری ۱۹۱۵ء۔ صفحہ ۱۴)

۲۔ "میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اس تقسیم میں حضرت مسیح موعود نے اپنی نبوت کو ہمیشہ اور ہر مرتبہ ابتدائے دعویٰ سے لے کر وفات تک قسم اول یعنی نبی کی نبوت میں نہیں رکھا۔ بلکہ قسم دوم یعنی محدث کی نبوت میں رکھا ہے۔ اور کوئی خصوصیت نبی کی نبوت والی اپنے لئے نہیں بتائی اتنی بات کو اگر سمجھ لو۔ تو مسئلہ کفر و اسلام خود حل ہو جاتا ہے" (ٹریکٹ مذکورہ صفحہ ۱۷)

۳۔ "پھر اسی مسئلہ نبوت پر تکفیر اہل قبلہ کی بھی بنیاد ہے" (النبوۃ فی الاسلام دیباچہ صفحہ ۱)

۴۔ "میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں سلسلہ احمدیہ کے لئے دل میں سچا درد رکھتا ہوں۔ اور جب تک میں نے یہ نہیں سمجھ لیا۔ کہ میاں صاحب کی اس غلطی سے جو وُہ حضرت مسیح موعوُد علیہ السّلام کی نبوّت کے بارے میں کر رہے ہیں سلسلہ کو ایک ہلاکت کا سامنا ہے اس وقت تک ان کے خلاف قلم نہیں اٹھایا" (ٹریکٹ ۳۔ فروری ۱۹۱۵ء صفحہ ۲)

۵۔ "میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں۔ کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو۔ اور جب تک وُہ فیصلہ نہ ہو جائے۔ دُوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسمِ نبوّت کا مسئلہ ہے" (ٹریکٹ ۳ر فروری ۱۹۱۵ء صفحہ ۱)

معزز قارئین! آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے تازہ ارشادات اور پہلے بیانات میں صریح تناقض ہے۔ یہ کیوں؟ ہمیں اس سے بحث نہیں۔ غیر مبایعین اس گتھی کو سُلجھاتے رہیں۔ ہمارا مطالبہ تو یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب کسی طرح نبوت حضرت مسیح موعوُد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بحث کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

بالآخر میں پھر کھلے طور پر اعلان کرتا ہوں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجھے فرمایا ہے:۔

"میری طرف سے اعلان کر دیں کہ میں خود مولوی محمد علی صاحب سے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بحث کروں گا۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اس کے لئے فریقین کے حق میں مساوی شروط کا تصفیہ کر لیں۔ بحث میں خود کروں گا۔ انشاء اللہ"

اس اعلان کے بارے میں مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دستخطی تحریر کی بھی خواہش کی تھی۔ سو میں نے اس مضمون کے ابتداء میں حضور کی اپنی دستخطی تحریر بھی پیش کر دی ہے۔ تا کہ مولوی صاحب کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مضمون پر اگر مولوی محمد علی صاحب تیار ہوں۔ تو انہیں میدان میں نکلنا چاہیئے۔ اور اپنے تمام مزعومہ دلائل کو بحث میں پیش کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اسی مسئلہ پر سارے اختلاف عقائد کی بُنیاد ہے اور اس کے حل ہو جانے سے دیگر مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ اگر جناب مولوی صاحب کو یہ بات منظور ہو۔ تو نمائندوں کا تعین فرمائیں۔ تا کہ باقی معمولی شرائط کا جلد تصفیہ ہو سکے۔ لیکن اگر ان کو اس کی جرأت نہیں۔ تو صاف اعلان کر کے مخلوق کی ہدایت کا ذریعہ بنیں۔ میں جناب مولوی صاحب اور جملہ غیر مبایع بھائیوں سے مولوی صاحب ہی کے الفاظ میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ:۔

"میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں۔ کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو۔ اور جب تک وُہ فیصلہ نہ ہو جائے دُوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسمِ نبوت کا مسئلہ ہے"

خاکسار:۔ ابو العطاء۔ جالندھری۔ ۱۸ر دسمبر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن کی مختلف سوسائٹیوں میں سات لیکچر

اسلام کی دیگر مذاہب پر فضیلت کا ثبوت

خصوصیات اسلام

ایام زیر رپورٹ میں مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم اے نے مختلف سوسائٹیوں میں سات لیکچر دیئے۔ ۲۶ نومبر کو آپ کا ایک لیکچر اسلام کے موضوع پر Morley کالج میں ہوا۔ آپ نے مختصر تمہید کے بعد بتایا۔ کہ اسلام کی دو بڑی بڑی شاخیں ہیں۔ ایک عقائد دوسرے اعمال۔ چنانچہ سب سے پہلی بات جس پر اسلام ایمان لانا ضروری قرار دیتا ہے۔ وہ ہستی باریتعالیٰ ہے۔ اس وقت دنیا میں خدا تعالےٰ کے متعلق بھی مختلف عقیدہ پایا جاتا ہے۔ بعض نیچر کو ہی خدا مانتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ انسانی شکل بھی اختیار کر لیتا ہے۔ جیسے عیسائی مسیح کو خدا بشکل انسان مانتے ہیں لیکن اسلام جس خدا پر ایمان لانا ضروری قرار دیتا ہے وہ ایک خدا ہے جس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ اس کا کوئی Begotten Son. نہیں۔ اگر یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ واقعی اس کا کوئی حقیقی بیٹا ہے۔ تو باقی سب اس کے سوتیلے بیٹے ہوں گے۔ اور وہ ہمارا سوتیلا باپ ہوگا۔ مگر ایسا ہونا خدا تعالےٰ کی شان سے بالکل بعید ہے۔ پس اسلام کی تعلیم یہی ہے کہ مسیح خدا کا بیٹا اسی رنگ میں تھا جس رنگ میں دوسرے انبیاء اور صلحا خدا کے بیٹے تھے۔ نیز اسلام خدا کو ایک زندہ اور متکلم ہستی قرار دیتا ہے۔ اور یہ کہ وہ اپنے مقرب بندوں سے اسی طرح کلام کرتا ہے۔ جس طرح میں آپ سے کر رہا ہوں۔ لیکن یہ نہیں کہ اس کی کوئی مادی زبان ہے جس سے وہ بولتا ہے۔ وہ دعاؤں کو سنتا ہے مگر اس کے ہمارے جیسے کان نہیں ہیں۔ حضرت موسےٰ سے بھی اس نے کلام کی۔ چنانچہ حضرت موسےٰ نے بارہا فرمایا۔ کہ خدا یوں فرماتا ہے۔ اور مسیح نے بھی کہا۔ کہ میں جو کچھ تم سے کہتا ہوں وہ آپ سے نہیں کہتا بلکہ اپنے باپ یعنی خدا سے جو سنتا ہوں وہی کہتا ہوں اسی طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا۔ کہ میں اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرا خدا مجھے حکم دیتا اور میری طرف وحی کرتا ہے۔ اگرچہ دوسرے مذاہب اب الہام پر مہر لگا چکے ہیں۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ الہام کا دروازہ اب بھی بند نہیں ہوا۔ جو کھٹکھٹائے گا اس کے لئے کھولا جائے گا۔

اسلام کی عملی تعلیم

اس کے بعد آپ نے اسلام کی عملی تعلیم کو مختصر طور پر بیان کیا۔ اور بتایا کہ انسان کی تین حالتیں ہیں۔ طبعی۔ اخلاقی۔ روحانی۔ طبعی حالت سے مراد انسان کی اس حالت سے ہے جبکہ وہ حیوانوں کی سی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور اپنی خواہشات کا غلام بن کر جا و بے جا خدا داد قوتوں اور طاقتوں کو خرچ کرتا ہے۔ پس اسلام نے خواہشات نفسانی کو ایک نظام کے ماتحت لانے اور ان کو بر موقعہ و بر محل استعمال کرنے کے لئے مکمل ہدایات دی ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے انسان حیوانی زندگی سے نکل کر دوسرے مرتبہ پر قدم رکھتا ہے۔ اور اپنے فطری قوےٰ کو شریعت اور عقل کے ماتحت کر کے اعلےٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے با اخلاق انسان بن جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سی باتوں کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ مگر مقررہ وقت اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ میں ان مسائل کو بیان کروں۔ محبت اور نفرت کو بطور مثال لے لیں۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ تمہیں اپنے دشمن سے بھی محبت کرنی چاہیئے بلکہ وہ یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ تم ہر چیز کو اس کے موقعہ و محل کے مطابق کرو۔ مثلاً جو نیکی کا دشمن شیطان ہے وہ تمہارا محبوب نہیں ہونا چاہیئے۔

پھر اسی طرح وہ تمدنی اور سوشل اصول سکھاتا ہے۔ جن پر عمل کرنے سے دنیا کا متزلزل امن ثابت و راسخ ہو سکتا ہے۔ بالشویک اور سرمایہ داروں میں جو آج جنگ جاری ہے۔ اس کا صحیح علاج صرف اسلام میں ہے۔ یہ سب بلا در حقیقت سود کی وجہ سے ہے۔ عالمگیر جنگ میں جو ہزارہا نفوس ہلاک ہوئے اس کا اصل سبب بھی سود ہی تھا۔ اگر روپیہ دینے والی قوم سود پر روپیہ نہ دیتی۔ تو جنگ کا ایک سال میں خاتمہ ہو جاتا۔ اور ہزارہا مخلوقات قعر ہلاکت میں گرنے سے بچ جاتی۔ پس اسلام سود کو حرام قرار دیتا ہے اور اگر آپ معاف فرمائیں تو میں صاف صاف کہہ دوں۔ کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ کہ سود لینے والا اور سود دینے والا اور درمیانی گواہ سب ملعون ہیں۔ اسلام یہ ہرگز نہیں پسند کرتا۔ کہ لکھوکھا روپیہ کے مالک مزے سے سود لیتے رہیں۔ بلکہ وہ یہ حکم دیتا ہے۔ کہ ہر ایسے شخص سے ۲½ فیصدی سالانہ زکوٰۃ لی جائے۔ تا وہ عیال جن کا گزارہ نہیں چلتا۔ اس جمع شدہ روپیہ سے ان کا حصہ دیا جائے۔ کوئی کہے کہ اگر سود نہ لیا جائے گزارہ نہیں ہو سکتا۔ تجارت بند ہو جائے گی۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ موجودہ نظام قابل تبدیلی ہے۔ اگر موجودہ نظام کی بجائے اسلامی نظام کو جاری کیا جائے تو سب مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔

خدا کے فرستادوں کی کامیابی

پھر آپ نے بتایا کہ اصل مقصد انسان کا روحانیت کے اعلےٰ مدارج کو حاصل کرنا اور اپنے خدا سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اور جب انسان اس مقام پر پہونچ جاتا ہے۔ تو پھر وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر موت نہیں آتی۔ دیکھو حضرت موسےٰ علیہ السلام آئے۔ فرعون جو ایک طاقتور بادشاہ تھا اس نے انہیں تباہ کرنا چاہا۔ مگر آخر کار وہ خود ہلاک ہوا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ہمیشہ کے لئے صحیفۂ دنیا میں جلی حروف میں لکھا ہوا باقی رہ گیا۔

وہ مسیح جسے یہود نے صلیب پر لٹکا دیا اور آخر انہیں اپنا ملک چھوڑ کر دوسرے ممالک کو جانا پڑا۔ جانتے ہو اس کے دشمنوں کا کیا حشر ہوا۔ وہ اس وقت سے لے کر اب تک در بدر پھر رہے ہیں۔ اور کوئی زمین مستقل طور پر انہیں لینے کے لئے تیار نہیں پس حضرت مسیح کو صلیب دینے والے دنیا میں ذلیل و خوار ہوئے۔ لیکن حضرت مسیح کو عزت کا تاج پہنایا گیا۔ اسی طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین نے آپ کی تباہی کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن آپ کے نام لیوا دنیا کے ہر گوشہ میں پیدا ہوئے۔ اور کامیابی و عزت کا بلند ترین مقام آپ کو حاصل ہوا۔ پس بڑی بڑی عظیم الشان سلطنتیں اور بادشاہتیں صفحۂ زمین پر نمودار ہوئیں اور بڑے بڑے جابر و طاغی بادشاہ اور شہنشاہ کہلانے والے پیدا ہوئے لیکن آخر کار وہ حرف غلط کی طرح مٹا دیئے گئے۔ اب ان کے کھنڈرات بھی ان کا کوئی پتہ نہیں دیتے۔ بلکہ ان سے کلی بیگانگی کا اظہار کرتے ہیں۔

پس ان کا نام و نشان بھی دنیا میں باقی نہ رہا۔ لیکن وہ آسمان صداقت و راستبازی کے چمکتے ہوئے روشن ستارے اب بھی ویسے ہی روشن ہیں جیسے پہلے تھے۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی ایک مقدس انسان قادیان ہندوستان میں پیدا ہوا۔ جس سے خدا تعالےٰ نے کلام کیا۔ ہاں بالکل اسی رنگ میں آیا جس رنگ میں حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام آئے۔ اس سے خدا نے کہا کہ میں تیرے نام کو دنیا میں عزت سے شہرت دوں گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہونچاؤں گا چنانچہ آج اس کی جماعت دنیا کے تمام گوشوں میں پھیل رہی ہے۔ خود انگلستان کے خالص انگریز بھی اس پر ایمان لائے۔ خدا تعالےٰ نے اس سے غیر مبہم الفاظ میں یہ وعدہ کیا۔ کہ میں تیری جماعت کو دنیا میں پھیلاؤں گا اور ہر وہ قوت و طاقت اور ہر وہ سلطنت و بادشاہت جو اس کی تباہی و بربادی کے لئے اٹھے گی۔ وہ تباہ کی جائے گی۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔ آج دنیا خدا کے وجود سے منکر اور معجزہ کی طالب ہے یہ خود ایک نہایت عظیم الشان معجزہ ہے۔ جسے زمانہ خود ظاہر کرے گا۔

422

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوال و جواب

لیکچر کے اختتام پر بعض حاضرین نے سوالات کئے۔ جن کے درد صاحب نے جوابات دئے۔ یہ سلسلہ بھی نہایت دلچسپ تھا۔ ایک نے سوال کیا کہ اسلام نے عبادت کا طریق کیا بتایا ہے۔ درد صاحب نے نماز پڑھنے کا طریق بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام پانچ وقت نماز پڑھنا فرض قرار دیتا ہے۔ ایک صبح کے وقت سورج چڑھنے سے پہلے اور ساتھ ہی ہر نماز سے پہلے وضو رکھا ہے تا نیند و غفلت دور ہو کر چستی و نشاط پیدا ہو جائے۔ پھر لنچ کے بعد ایک نماز ہے۔ پھر چائے کے وقت کے بعد اور چوتھی شام کے کھانے کے وقت جب سورج غروب ہو جائے۔ اور پانچویں سونے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ اسی طرح روزوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی حکمت اور فلسفہ بیان کیا

ایک اور نے دریافت کیا۔ کیا اسلام عورتوں میں روح کا قائل ہے۔ درد صاحب نے جواب دیا۔ کیوں نہیں۔ وہ تو کہتا ہے هن لباس لكم وانتم لباس لهن کہ اے مردو! عورتیں تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کیلئے لباس ہو۔ دونوں کو ایک دوسرے کا متمم اور مکمل قرار دیا ہے۔ پھر فرمایا کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر حقوق ہیں۔ سو اسلام عورتوں میں مردوں جیسی ہی روح مانتا ہے۔ پھر آپ نے یہ تو سنا ہی ہوگا کہ جنت میں حوریں ہونگی۔ وہ عورتیں ہی تو ہیں۔ اگر اسلام کی تعلیم یہ ہوتی۔ کہ عورتوں میں روح نہیں۔ تو وہ جنت میں کیونکر جا سکتی تھیں۔

پھر آپ نے اس موقعہ پر تعدد ازدواج کے مسئلہ کو بھی پیش کر دیا۔ کہ اسلام تعدد ازدواج کو جائز قرار دیتا ہے۔ لیکن یہ جبری مسئلہ نہیں ہے۔ فرض کرو دو لڑکیاں ایک نوجوان سے نہایت درجہ محبت رکھتی ہیں۔ ہر ایک یہی چاہتی ہے۔ کہ وہ اس سے شادی کرے۔ تو اسلام ایسی حالت میں اس امر کی اجازت دیتا ہے۔ کہ وہ دونوں سے شادی کرلے۔ اور اگر کوئی عورت ایسی شادی نہ کرنی چاہے۔ تو اس پر کوئی جبر نہیں کیا جا سکتا۔ پس یہ ایک طوعی مسئلہ ہے۔ اور بہر حال ناجائز طور پر جو کئی کئی بیویاں رکھی جاتی ہیں۔ اس سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ اسی طرح اسلام دونوں جنسوں کے بے محابا اختلاط کو جائز قرار نہیں دیتا۔ کیونکہ اس سے بہت برے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے اسلام نے مرد و عورت کو اپنے قریبی رشتہ داروں کے علاوہ ایک دوسرے سے مصافحہ کرنے سے بھی روکا ہے۔ اور یہی وجہ تھی کہ میں نے بھی مصافحہ نہیں کیا۔

ایک نے جہاد کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے بتایا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک یتیم بچے تھے۔ آپ جوان ہوئے۔ جب آپ نے دعوے کیا۔ تو آپ کی سخت مخالفت کی گئی۔ آپ کو مکہ سے نکال دیا گیا۔ آپ مدینہ میں چلے گئے لیکن پھر کفار نے آپ کا تعاقب کیا۔ اور ایک ہزار جنگجو سپاہیوں کا لشکر لیکر پہنچے ادھر سے تین سو تیرہ آدمیوں نے مقابلہ کیا۔ لیکن چونکہ وہ مظلوم تھے اس لئے ان کا حامی خدا تھا۔ وہ کفار کو موتوں کی شکل پر نظر آئے باوجودیکہ وہ بے سر و سامان تھے۔ ناتجربہ کار تھے۔ لیکن وہ غالب آئے۔ اور ظالم مغلوب ہوئے۔ لیکن جب آپ نے مکہ فتح کیا۔ تو سب کو آپ نے معاف کر دیا۔ حالانکہ چاہتے۔ تو سب کو تلوار کے گھاٹ اتار دیتے۔ پس مسلمانوں نے محض مدافعانہ جنگ کی لیکن باوجود ان تمام لڑائیوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار سے کسی کو قتل نہیں کیا۔ اور یہ محض الزام ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر لگایا جاتا ہے۔ کہ آپ نے تلوار سے اسلام پھیلایا۔ دیکھو حضرت مسیح جس نے یہ تعلیم دی۔ کہ اگر تیری داہنی گال پر کوئی طمانچہ مارے تو تو بائیں گال اس کی طرف پھیر دے۔ اس نے بھی ایک وقت اپنے شاگردوں سے کہا کہ کپڑے بیچکر تلواریں خریدو۔ اور کہا کہ میں سلامتی پھیلانے نہیں آیا۔ بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔ اسلام میں بعد کی جنگیں پولیٹکل اور سیاسی تھیں ورنہ اسلام کی تو صریح تعلیم ہے لا اکراہ فی الدین کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہے۔

آخر میں پریذیڈنٹ صاحب نے درد صاحب کو لیکچر پر مبارکباد دیتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ بعض نے مسجد میں آنے کی خواہش ظاہر کی۔ اور بعض نے سلسلہ کی کتابوں کے مطالعہ کا اشتیاق ظاہر کیا۔

دوسری تقریریں

اس کے علاوہ آپ کا ایک لیکچر ۲۶ / اکتوبر کو Woolwich روٹری کلب میں ہوا۔ چالیس پینتالیس کے قریب حاضری تھی۔ اور اسی روز شام کو Congregational چرچ میں حالات فلسطین کے متعلق ہوا۔ ۱۵۰ کے قریب حاضری تھی۔ لیکچر اور سوال و جواب کا سلسلہ تقریباً ۲½ گھنٹے تک جاری رہا۔ اور ۳ / نومبر کو اسلام کے موضوع پر Wilsdon میں آپ کی تقریر ہوئی۔ اور ۱۱ / نومبر کی یونیٹیرین چرچ میں حیات بعد الموت پر تقریر ہوئی۔ دو گھنٹے تک تقریر اور سوال و جواب ہوئے۔ اور ۱۸ / نومبر کو Ilford لٹریری سوسائٹی میں اسلام پر لیکچر ہوا۔ اس کے بعد سوال و جواب ہوئے۔

۲۱ / نومبر فوکلور کلب والوں نے آپ کو ڈنر دیا۔ اور ۱۵۰ کے قریب اشخاص مدعو تھے۔ "بین الاقوامی تعلقات" کے موضوع پر آپ کا لیکچر ہوا۔ جو حاضرین نے پسند کیا۔

موسم کی خرابی کیوجہ سے ہائیڈ پارک میں ایام زیر رپورٹ میں صرف دو لیکچر ہوئے جو ایک برادرم عبدالعزیز نے اور ایک میر عبدالسلام صاحب نے دیا۔ علاوہ ازیں ان انگریزوں سے جو دارالتبلیغ میں آتے رہے۔ گفتگو کی گئی۔ اور سلسلہ اور اسلام کے متعلق انہیں باتیں بتائی گئیں

مبلغین امریکہ کی آمد و روانگی

برادرم صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم اے اور برادرم محمد ابراہیم صاحب ناصر بی اے امریکہ جاتے ہوئے چند روز کیلئے لنڈن میں تشریف لائے۔ اور دارالتبلیغ میں قیام کیا۔ جماعت احمدیہ لنڈن نے انہیں ویلکم کہنے کے لئے اتوار کے روز دارالتبلیغ میں ایک میٹنگ کی جس میں احمدیوں کے علاوہ غیر مسلم انگریز بھی شامل ہوئے باوجودیکہ موسم نہایت خراب تھا۔ اور کہر کی وجہ سے کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ پھر بھی ۴۵ اشخاص کے قریب حاضری ہوگئی میٹنگ کی کارروائی قرآن مجید کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ جو ہماری نومسلمہ بہن مسز رحیم نے کی۔ اس کے بعد مسٹر مبارک احمد صاحب فیولنگ اور میر عبدالسلام صاحب نے دونوں دوستوں کے آنے پر خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے ویلکم کہا۔ جواباً صوفی صاحب نے شکریہ ادا کرتے ہوئے امریکہ میں احمدیت کے پھیلنے اور مختلف شہروں میں جماعتوں کے قائم ہونے اور بعض دیگر دلچسپ واقعات کا ذکر کیا۔ ان کے بعد برادرم محمد ابراہیم صاحب ناصر نے موزوں الفاظ میں شکریہ ادا کرتے ہوئے اس امر پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ کہ وہ تبلیغ کے لئے جا رہے ہیں۔ اور کہا کہ میری یہ دلی خواہش تھی۔ کہ اللہ تعالے مجھے بھی کوئی دینی خدمت کا موقع دے۔

ان کے بعد درد صاحب نے مختصر الفاظ میں دونوں مبلغوں کے ایثار اور اخلاص کے متعلق ذکر کرتے ہوئے بعض مفید نصائح کیں۔ آپ نے فرمایا۔ میرے نزدیک صوفی صاحب کی بیوی کا ان کے ساتھ جانا ایک بڑی قربانی ہے۔ اور صوفی صاحب پر اس وجہ سے ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور انہیں ان کا نہ صرف اس لحاظ سے خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ انکی بیوی ہیں۔ اور پہلی احمدی خاتون ہیں۔ جو بہ نیت تبلیغ امریکہ جا رہی ہیں۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ وہ خان صاحب فرزند علی صاحب کی پوتی ہیں۔ جو ایک مدت تک یہاں کام کر چکے ہیں۔ اور یہاں کے تمام نومسلم انہیں جانتے ہیں۔ پھر چھوٹی لڑکی کا بھی۔ نہ صرف اس لحاظ سے خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ ان کی بیٹی ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پرانے اور مخلص صحابی جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی نواسی ہے اور عرفانی صاحب بھی یہاں ایک مدت تک رہ چکے ہیں اور انہیں تمام نومسلم جانتے ہیں

آخر میں دعا پر میٹنگ ختم ہوئی اور دونو دوست ۲۸ کو "Europa" جہاز پر سوار ہو گئے۔ اللہ تعالے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچائے۔ تمام احباب سے دعا کیلئے عاجزانہ التماس ہے۔ خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظانِ صحت

دانتوں کی حفاظت کے متعلق ضروری ہدایات

(از جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب)

اللہ تعالیٰ نے جو احسن الخالقین ہے انسانی جسم کی اعلیٰ درجہ پر تکمیل فرمائی ہے۔ جسم کے مختلف اعضاء کو اہم ضروریات کے لئے نہایت موزونیت اور تناسب کے ساتھ پیدا فرمایا ہے۔

یہ جو بتیس ۳۲ دانت موتیوں کی سی خوشنمائی والے منہ میں جڑے گئے ہیں جہاں انسانی حسن و خوبصورتی کو بڑھانے والے ہیں۔ وہاں غذا کو چبا کر قابلِ ہضم اور پُر ذائقہ بنانے کا فرض بھی انجام دیتے ہیں۔ کسی نوجوان کے دانت نکال دو۔ کیسی بدنمائی پیدا ہو جائے گی ساتھ ہی غذا کا لطف جاتا رہے گا اور اس کے اچھی طرح ہضم ہو کر جسم کی پرورش کے کام میں کمی واقع ہو جائے گی۔ اور جسم کے اعضاء معدہ اور جگر کی بیماریاں پیدا ہو جائیں گی۔ پس دانتوں کی حفاظت کرنا نہایت ضروری عمل ہے۔

دانت کس طرح خراب ہو جاتے ہیں

گو دانتوں کے خراب ہو جانے کے بہت سے اسباب ہیں لیکن اختصاراً چند ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

(۱) بچپن میں بچوں کا اکثر مٹھائی کھاتے رہنا۔

(۲) میدہ یا بہت باریک آٹے سے تیار شدہ اشیاء مثلاً بسکٹ ڈبل روٹی وغیرہ کا استعمال۔

(۳) غیر منہضم غذاؤں کے لگاتار استعمال سے معدے کا خراب ہو جانا مثلاً دال ماش۔ گائے اور بھیڑ کا گوشت زیادہ میٹھے والی چاء کا کثرت سے استعمال۔ یا غذا کا ضرورت سے زیادہ کھانا۔

(۴) بعض ڈاکٹروں کے خیال میں پان کا کثرت سے استعمال بھی مسوڑوں اور دانتوں کی بیماریوں کا موجب ہوتا ہے۔

دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریاں

(۱) دانتوں کا عام مرض وہ ہے جس کو Caries of Tooth یا دانتوں میں کیڑا لگ جانا کہتے ہیں۔ اس بیماری سے نہ صرف دانت خراب اور ضائع ہو جاتے ہیں بلکہ بسا اوقات جبڑے کی ہڈی بھی گل جاتی ہے خون میں زہر جذب ہو جاتا ہے اور خون ناصاف اور کمزور ہو جاتا ہے اور جسم کے دوسرے حصوں میں پھوڑے اور پیپ والی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

بعض اوقات دانت کے گلنے سے اس کا ایک کنارہ تیز دھار دار بن جاتا ہے اور اس کے ذریعہ سے رخسار کے اندر لگاتار خراش کے باعث زخم ہو جاتا ہے اور یہ زخم بسا اوقات Cancer یعنی مہلک قسم کی رسولی میں منتقل ہو جاتا ہے۔

(۲) Pyorrhoea Alveolaris پائی اوریا ایلوی اولیرس۔ یعنی مسوڑوں اور دانتوں کے درمیان سے پیپ کا نکلنا۔ یہ مرض مندرجہ ذیل طریق پر پیدا ہو جاتا ہے۔

(۱) جراثیم سے آلودہ غذا کے دانتوں کے درمیان خلا میں جمع ہو کر سڑنے کے باعث مسوڑوں کے کناروں کو سوزش ہو جاتی ہے۔

(۲) ان جراثیم سے پیدا شدہ زہر کی وجہ سے دانت کی گردن پر جھلی کی پوشش ضائع ہو جاتی ہے اور مسوڑے اور دانت کے درمیان خلا پیدا ہو جاتا ہے

(۳) پھر آہستہ آہستہ جبڑے کا وہ حصہ جس میں دانت جڑے ہوئے ہوتے ہیں جھڑنے لگتا ہے اور اس میں زخم پیدا ہو جاتا ہے۔

(۴) مسوڑوں کے اندر مزید غذا جمع ہو جانے کی وجہ سے مسوڑوں کی سوزش زیادہ ہو جاتی ہے اور پیپ پیدا ہو جاتی ہے۔

پائی اوریا کے نقصان

(الف) مسوڑوں کی پیپ منہ میں ہر وقت خارج ہوتی رہتی ہے اور منہ ہر وقت بدمزہ رہتا ہے۔ خصوصاً رات کے وقت جب کہ معدہ ہائیڈروکلورک ایسڈ سے خالی ہوتا ہے اس میں پیپ اتر جاتی ہے اور زہر کی مندرجہ ذیل علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۱) Gasteritis یعنی معدے کی سوزش ہو جاتی ہے۔

(۲) Enteritis یعنی انتڑیوں کی سوزش ہو جاتی ہے۔

(۳) Colitis بڑی انتڑیوں کی سوزش ہو جاتی ہے۔

(۴) Appendecitis اپینڈی سائیٹس مشہور تکلیف وہ اور بسا اوقات مہلک ہو جانے والی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔

(۵) معدے اور معدے کے قریب کی انتڑی میں زخم ہو جاتا ہے

(ب) زہریلے مادے خون میں جذب ہو جانے کے باعث مندرجہ ذیل بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۱) عام صحت خراب ہو جاتی ہے

(۲) خون کی کمی ہو جاتی ہے اور خون ناصاف ہو جاتا ہے۔

(۳) ہلکی قسم کا بخار۔

(۴) جوڑوں کی بیماریاں یعنی سوزش ورم اور درد۔

(۵) عضلات کا درد

(۶) اعصاب کی سوزش

(۷) جلد کا چنبل وغیرہ

حفظ ماتقدم اور علاج

(۱) منہ کو صاف رکھا جائے۔ غذا کھانے کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے اور صبح اٹھ کر کلی وغیرہ سے منہ صاف کیا جائے۔ روزانہ ایک یا دو وقت مسواک کی جائے۔ مسواک تازہ ہو۔ اور کسی دوسرے شخص کی استعمال کردہ نہ ہو۔ مسواک کے سوا ٹوتھ برش بھی استعمال کیا جا سکتا ہے

(۲) کاربالک ٹوتھ پاؤڈر یا کوئی اور عمدہ منجن بھی دانتوں کی صفائی کے لئے استعمال کرتے رہنا چاہیئے۔

(۳) اگر مسوڑے نرم ہو جائیں اور دانتوں کے ساتھ اچھی طرح پیوست نہ ہوں۔ تو انگلی سے مسوڑوں کی اس طرح مالش کرتے رہنا چاہیئے۔ جیسے انگلی کے دباؤ سے مسوڑے کو دانت کے اوپر چڑھایا جا رہا ہو۔

(۴) اگر پیپ زیادہ ہو اور منجن وغیرہ کے استعمال سے نہ رکے تو کسی اچھے معالج دندان سے مشورہ لیا جائے اور علاج کرایا جائے۔

(۵) پائی اوریا کی شدت کے باعث جب عام صحت گر رہی ہو تو دانتوں کا نکلوا دینا اور مصنوعی دانتوں کا لگوانا لازمی ہو جاتا ہے۔ اس عمل سے بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے اور ان کی عام صحت اچھی ہو گئی ہے۔

(۶) بچوں کے دانتوں میں جب کیڑا لگ جائے تو ایسے دانتوں کو فوراً نکلوا دیا جائے۔ بچوں کے ناقص دانت نکلوانے میں کچھ حرج نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کی جگہ نئے دانت نکل آتے ہیں۔ ۱۲ سال کی عمر تک کے بچہ کے نکلوائے ہوئے دانتوں کی جگہ نئے دانت نکل آتے ہیں

(۷) عام صحت کی خرابی کے وقت جب دانت نکلوانے کا سوال پیدا ہو تو اس بات سے ڈر کر نکلوانا ملتوی نہ کیا جائے کہ مریض کمزور ہے بلکہ یہی وقت ہے کہ دانت نکلوا دیئے جائیں۔ تاکہ بڑھتی ہوئی کمزوری رک کر توانائی پیدا ہو جائے۔

اعانت الفضل

جناب محمد فقیر اللہ خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز سہارنپور حال وارد قادیان کے ۱۱۔ ۳۰ نومبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا۔ اس خوشی میں انہوں نے پانچ روپے الفضل کی مد اعانت میں مرحمت فرمائے ہیں دوسرے احباب بھی اگر خوشی کے مواقع پر الفضل کے اس فنڈ میں کچھ نہ کچھ بھیجا کریں تو کئی ایک غریب اور مخلص احمدی ...

۳۰۸۱	۲۸ ۱۰/۳۶	چوہدری محمد عثمان صاحب اہرانہ خورد ہوشیارپور	۳۵/
۳۲۰۵	×	شیخ شاہجہان صاحب کیرنگ	۲۲/-
۴۲۴۳	×	منور خان صاحب لاڑکانہ	۲۳/-
۳۲۵۷	×	نوجا صاحب کوٹھی راہلاں۔ لدھیانہ	۷/۱۲/-
رجسٹرڈ زیورات	۱۲ ۱۱/۳۶	عبد الحی صاحب سیالکوٹ	۲۷۳/۸/-
۳۵۵۱	۲۶ ۱۱/۳۶	عبد الرحیم صاحب مالو کے بھگت	۱۹/۴
۳۵۹۸	۲۸ ۱۱/۳۶	عطاء الرحمن صاحب امرتسر	۷/-
۳۶۱۴	۳۰ ۱۱/۳۶	اسحٰق علی صاحب حیدرآباد دکن	۱۲۵/-
۳۶۱۸	×	فضل الدین صاحب بنگہ۔ جالندھر	۶۰/-
۳۶۲۲	×	عبد الغنی صاحب میانی بنگلہ نہر	۱۳۷/۶/-
۳۶۶۷	۲ ۱۲/۳۶	مولوی علم الدین صاحب نونگ	۲۰/-
۳۶۷۹	×	فقیر اللہ صاحب میاں چنوں	۵/۸/-
۳۵۵۶		فضل کریم صاحب بالاکوٹ	۱۰/-

انڈین ملٹری اکیڈیمی ڈیرہ دون میں داخلہ

انڈین ملٹری اکیڈیمی ڈیرہ دون کی اس ٹرم میں جو ۲۰ اگست ۱۹۳۷ء کو یا اس کے قریب شروع ہوگی۔ داخلہ کے نئے مقابلہ کا امتحان مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۳۷ء کو بروز دوشنبہ اور ایام مابعد کے دوران میں دہلی میں منعقد ہوگا۔ یہ امتحان پبلک سروس کمیشن (ہندوستان) کی طرف سے لیا جائے گا۔

۲۔ اس امتحان میں انڈین ملٹری اکیڈیمی میں داخلہ کے لئے ۱۵ آسامیاں خالی ہوں گی۔ لیکن حضور گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اپنے لئے یہ حق محفوظ رکھتے ہیں۔ کہ وہ آخری تین آسامیوں کو ان امیدواروں سے نامزدگی کے ذریعہ پُر کریں۔ جو امتحان میں پاس تو ہو گئے ہوں۔ لیکن پہلی بار آسامیوں کے پُر کرنے کے لئے کافی نمبر حاصل کرنے میں ناکام رہے ہوں۔

۳۔ ہندوستانی فوج کے جملہ شعبوں یعنی رسالہ۔ توپ خانہ۔ سگنل۔ انجنیئری اور پیدل فوج کیلئے ایک ہی امتحان ہوگا۔ جملہ امیدوار انڈین ملٹری اکیڈیمی میں داخل ہونے پر فوج کے ٹیکنیکل شعبہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کرسکتے ہیں اور اس مطلب کے لئے انہیں ریاضی میں امتحان دینا ہوگا۔ جو امیدوار اس مضمون میں اطمینان بخش نتیجہ ظاہر کریں گے۔ انہیں پہلی اور دوسری ٹرم میں دو لیجِ ونگ کی ابتدائی جماعت دریر میٹری دو لیج ونگ میں داخل کیا جائیگا۔ دوسری ٹرم کے اختتام پر کمانڈنٹ کیڈیٹوں کو دو کیج ونگ مرتب کی غرض سے منتخب کرے گا۔

۴۔ یہ ضروری ہے کہ امیدواروں کا یوم پیدائش ۲ مئی ۱۹۱۷ء سے پہلے اور یکم مئی ۱۹۱۹ء کے بعد نہ ہو۔ وہ غیر شادی شدہ ہوں اور ہندوستان کو اپنا وطن بنا چکے ہوں عمر کے متعلق یہ تعین کسی صورت میں دور نہیں کیا جاسکتا۔ جو امیدوار امتحان مذکور میں شریک ہونا چاہے اسے اپنی درخواست مقررہ فارم پر معہ ضروری کاغذات کے ان ہدایات کے بموجب جو فارم مذکور پر درج ہوں ۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء کو یا اس سے پہلے ارسال کرنا ہوگی۔ قواعد درخواست کے فارم کی نقول پنجاب کے جملہ ڈپٹی کمشنروں کے دفاتر سے دستیاب ہوسکتی ہیں۔

رقوم بلا تفصیل خزانہ صدر انجمن میں

مندرجہ ذیل احباب نے دفتر محاسب میں جس غرض کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ ان کی تفصیل ہمراہ نہ ہونے کی وجہ سے مد امانت بلا تفصیل میں پڑی ہیں۔ ان احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنے نام کے سامنے کی رقم کے متعلق جلد تفصیل بھجوا دیں اگر بیرون ہند سے ۱۵ مارچ ۱۹۳۷ء تک اور اندرون ہند سے ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء تک تفصیل نہ آئی۔ تو حسب فیصلہ مجلس مشاورت یہ رقم چندہ عام میں داخل ہو جائیگی اور اس صورت میں غلط اندراج کی ذمہ داری ہم پر نہ ہوگی۔ (ناظر بیت المال قادیان)

فہرست احباب بیرون ہند

نمبر کوپن	تاریخ آمد رقم	نام فرستندہ	رقم
۱۶۴۷	۱۱ ۸/۳۶	ٹی پی محمد صاحب Oaundgel. Burma.	۱۳۱/-
۲۸۱۴	۱۴ ۱۰/۳۶	M. Z. Deen Colombo.	۲۰/-
۳۳۱۳	۱۲ ۱۱/۳۶	اللہ دتہ صاحب گنائی افریقہ	۹۰/۷/-
۳۴۴۷	۲۲ ۱۱/۳۶	سید رشید احمد صاحب زابل	۴۰/۴/-
۳۴۴۹	×	عبد الغفار صاحب کرک زنجبار	۴۴/۱۱/-
۳۶۳۸	×	سیکرٹری ساتان کولم	۱۰/-

فہرست احباب اندرون ہند

نمبر کوپن	تاریخ آمد رقم	نام فرستندہ	رقم
۱۷۸۶	×	محمد حسین صاحب چک نمبر ۱۲ شیخوپورہ	۶/-
۱۸۰۸	۱۹ ۸/۳۶	عبد الحی صاحب یادگیری	۲۷/-
۱۸۱۰	×	بہادر خاں صاحب لودال گجرات	۱۹/۸/-
۱۸۷۹	۲۲ ۸/۳۶	گل امیر صاحب پادہ خیارہ۔ کوہاٹ	۱۲/-
۱۹۴۰	۲۵ ۸/۳۶	شیر محمد صاحب چک لوہٹ لدھیانہ	۲۰/-
۱۹۸۵	۲۹ ۸/۳۶	حاجی محمد عبد اللہ صاحب بستی دریام	۲۰/۱۲/-
۲۰۳۱	۳۱ ۸/۳۶	سردار بیگم صاحبہ لکھن وال۔ گجرات	۱۵/-
۲۰۸۶	۵ ۹/۳۶	سید غلام محمد صاحب سونگڑا۔ کٹک	۹/۱۵
۲۲۴۰	×	مولوی الف دین صاحب ڈیری الیوٹ گجرات	۱۰/۸
۲۵۲۱	۲۸ ۹/۳۶	نوجا صاحب ارائیں اگواڑ راہلاں لدھیانہ	۸/-
۲۶۰۶	×	عبد الغنی صاحب گنگٹ	۲۵/-
۲۶۵۰	۵ ۱۰/۳۶	یعقوب خان صاحب بیگم پور کنڈھی ہوشیارپور	۷/۱۲
۲۸۰۳	×	کریم بخش صاحب سندھ	۱/۱
۲۸۵۸	×	حبیب الرحمن صاحب سامانہ پٹیالہ	۴۰/-
۲۸۹۸	×	شیر محمد صاحب پشاور کینٹ	۱۸/-
۲۸۹۹	×	عبد اللطیف صاحب موری بیربھوم	۲/-
۲۹۶۹	۲۱ ۱۰/۳۶	مولوی عنایت اللہ صاحب کمالیہ	۱۷/۲
۳۰۵۱	×	اللہ دتا صاحب ترگڑی گوجرانوالہ	۱۶/-
۹۹۹	×	چوہدری رحمت خان صاحب چینہ کے گوے	۲۴/-

(۵)
منجن آبدار
یہ کم خرچ بالانشین اور نہایت ہی نفیس خوشبودار اور لذیذ منجن۔ دانتوں کے کیڑے۔ مسوڑھے۔ زبان اور گلو کی سوزش چھالے اور ماسخورہ وغیرہ تمام امراضِ دہن کے لئے لاثانی ہے۔ اس نے ان تمام پیسٹوں اور ٹوتھ پاؤڈروں کی ضرورت کو جو اکثر بیش قیمت ہیں۔ مات کردیا ہے۔ اس کی ایک چٹکی رات کو سوتے وقت لگا لینا بہترین حفظ ماتقدم بھی ہے۔ اس سے آواز صاف رہتی ہے۔ اور منہ میں بدبو نہیں ہوسکتی۔ قیمت ۲ تولہ معہ نہایت خوبصورت شیشی کے صرف ۳/ علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ
فیض عام میڈیکل ہال قادیان